بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، علامتیں اور تقاضے

تحریر: شیخ عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر حفظہ اللہ

ترجمہ: محمد جاوید اختر مدنی، اسلامک دعوہ سینٹر، حوطہ بنی تمیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت سب سے بڑی اطاعت اور عظیم قربت ہے؛ آپ اولاد آدم کے سردار، متقیوں کے امام، اللہ کے بندوں کے لیے بہترین قدوہ اور نمونہ، صراط مستقیم کے داعی، رسول رحمت، راہ حق پر گامزن کے لیے عظیم قائد ورہبر اور سارے جہاں کے لیے بطور حجت ودلیل کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رسول کی اطاعت، ان سے محبت، تعظیم وتوقیر، نصرت وتائید اور حقوق کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے، اور چونکہ ہر دعوے کی سچائی کے لیے دلیل اور ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے، بنابریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کی ثبوت اور علامتیں ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں، بندہ جس قدر اس کی پاسداری کرے گا اتنا ہی زیادہ نبی سے محبت دوچند ہوتی جائے گی۔ ذیل میں ان علامتوں کو درج کیا جارہا ہے:

۱- اتباع سنت، کامل پیروی، اوامر نبویہ کی بجاآوری اور منع کردہ چیزوں سے مکمل اجتناب: رب تعالی کا ارشاد ہے: {قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللہُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللہُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ } (آل عمران ۳۱)

"کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع وپیروی کرو، اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالی بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ آیت کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں "یہ آیت کریمہ اللہ سے دعوے داران محبت کے لیے ایک کسوٹی اور معیار ہے، جو محبت کا دعویٰ کرتا ہے لیکن محمدی طریقے پر عمل پیرا نہیں ہے وہ اپنے دعوہ محبت میں جھوٹا ہے جب تک کہ وہ اپنے ہر قول و فعل اور ہر طرح سے شریعت محمدی اور دین نبوی کی کامل ومکمل پیروی نہ کرے، جیسا کہ صحیح مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد) "جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے" اور اسی لیے اللہ کا فرمان ہے {قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللہُ} "کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع وپیروی کرو، اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا"، یعنی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تمہارے گناہ ہی معاف نہیں ہوں گے بلکہ تم محب سے محبوب بن جاؤ گے اور یہ کتنا اونچا مقام ہے کی بارگاہ الہی میں ایک انسان کو محبوبیت کا مقام مل جائے۔

حقیقی اور سچی محبت کی بہت ساری دلیلیں ہیں، عبد الرحمن بن الحارث سے روایت ہے وہ ابو قراد السلمی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، اس میں اپنا ہاتھ ڈبویا اور پھر وضو کیا، چنانچہ ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور اس میں سے پانی لینے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول تم سے محبت کریں تو اگر تمہارے پاس امانت رکھی گئی ہے تو اسے ادا کرو، بات کرتے وقت سچ بولو اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔(رواہ الطبرانی،وحسنہ الالبانی رحمہم اللہ)

۲- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت یاد کرنا اور دیدار کا شوق اور آرزو: ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"بندہ جس قدر محبوب کو یاد کرتا اسے اپنے دل میں محسوس کرتا اور اس کے فضائل اور خوبیوں کو نظر کے سامنے لاتا ہے جو محبت میں اضافہ کا سبب ہوتی ہیں، اس کی محبت، آرزو اور تڑپ اتنی ہی بڑھتی جاتی اور اس کے دل پر چھا جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے محبوب کا ذکر اور اس کے محاسن بیان کرنے سے منہ موڑے تو اس کے دل سے محبوب کی محبت کم ہو جائے گی اور محب کی آنکھ کے لیے محبوب کو دیکھنے سے زیادہ کوئی چیز خوش کن نہیں ہوتی اور محبوب کی یاد اور اس کی خوبیوں سے اسے دلی تسکین پہونچتی ہے، اگر اس کے دل میں یہ بات پختہ ہو تو اس کی زبان اس کی تعریف کرے گی، خوبیوں کا تذکرہ کرے گی اور اس میں کمی و بیشی اس کے دل میں محبت کے بڑھنے اور گھٹنے کے لحاظ سے ہے"۔(جلاء الافہام)

چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ" (صحيح مسلم ٧١٤٥)

"میری امت میں میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والوں میں وہ لوگ (بھی) ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے (ہر) ایک چاہتا ہو گا کہ کاش! اپنے اہل و عیال اور مال کی قربانی دے کر مجھے دیکھ لے"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت یاد کرنا کئی طریقوں سے ممکن ہے، سیرت طیبہ کا بکثرت مطالعہ، آپ کے فضائل و مناقب اور کمالات کا تذکرہ، سنتوں کا بیان اور عمل، اطاعت و اتباع رسول، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھنا، دیدار اور قرب رسول کی دلی تمنا اور اس کے لیے بہر کیف و قیمت تیاری کرنا اور جس کے ذریعہ نبی کا دیدار اور جنت میں مرافقت نصیب ہو گی۔

۳- قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور اس پر عمل اور قرآن کے آداب کے مطابق ادب اختیار کرنا: امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الآداب" میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "کوئی شخص قرآن کے سوا اپنے بارے میں کسی سے استفسار نہیں کرے اس لیے کہ اگر وہ قرآن سے محبت کرتا اور اسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے"۔

قرآن سے محبت، اس کی تلاوت اور اس میں غور و فکر کرنا ہدایت کا عظیم ذریعہ ہے؛ اللہ تعالی نے بندوں پر اپنی کتاب نازل کی جو ان کے لیے واضح ہدایت، رحمت، نور اور روشنی اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے اور یاد رکھنے والوں کے لیے نصیحت، اس

میں جہاں والوں کے لیے برکت اور ہدایت ورہنمائی ہے، سیدھا راستہ دکھاتا ہے، اور اس میں آیات اور وعیدیں ہیں تاکہ وہ پرہیز گار بن جائیں، اور اس میں ہر قسم کی بیماریوں، خاص طور پر دلوں کی بیماری اور خواہشات نفس، شکوک وشبہات کے لیے شفا ہے۔

اس لیے ہر اس مسلمان پر ضروری ہے جو سچے محبین کے اعلیٰ درجات تک پہنچنا چاہتا ہے وہ قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کی آیات اور معانی میں غور وفکر کرے، اور اس کے مطابق عمل کرے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " غور وفکر کے ساتھ قرآن کی تلاوت سے زیادہ کوئی چیز دل کے لیے مفید نہیں؛ اس لیے کہ یہ تمام راہ رو کی منازل اور عمل کرنے والے کے حالات اور عارفین کے مقام کو شامل ہے، (قرآن ہی) محبت، شوق، خوف، امید، انابت، توکل، قناعت، شکر گزاری، صبر اور دوسری تمام حالتیں جن میں قلب کی حیات اور کمال ہے پیدا کرتی ہے، اسی طرح وہ تمام مذموم صفات اور افعال جو دل کی خرابی اور تباہی کا باعث بنتے ہیں ان سے مانع ہے۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تدبر و تفکر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں کیا منفعت ہے تو وہ ہر چیز سے کنارہ کش ہو کر اپنے آپ کو تلاوت قرآن میں مشغول کرلیں گے اور اسے غور وفکر کے ساتھ پڑھے یہاں تک کہ کسی آیت پر نظر پڑے اور اپنے دل کی شفا کے لیے حاجت مند ہو تو اسے سو بار پڑھے، خواہ پوری رات تک، اس لیے کہ غور وفکر کے ساتھ ایک آیت کی تلاوت کرنا بغیر غور وفکر کے ختمہ پڑھنے سے بہتر ہے اور دل کے لیے زیادہ نفع بخش ہے اور ایمان کے حصول اور قرآن کی حلاوت اور مٹھاس کو چکھنے کے لیے کارآمد ہے"۔ (مفتاح دار السعادہ)

۴- ہر اس شخص اور ہر اس چیز سے محبت کی جائے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی، اور جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت تھی اس سے نفرت کی جائے، یہ ایمان کا مضبوط ترین کڑا ہے، جیسا کہ اس سلسلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث وارد ہے اور ان تمام اعمال، صفات اور آداب سے محبت کی جائے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھیں اور ان لوگوں سے محبت کرنا جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی اور ان اعمال، اخلاق اور خصلتوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیزوں سے نفرت کرنا جن سے نبی کو نفرت تھی اور یہ سچی محبت کی علامت ہے اور اس کے دلائل اور شواہد بہت ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھی اس نے مجھ سے بغض رکھی" (رواہ الحاکم عن سلمان)

اور ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ان دونوں سے (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھی گویا مجھ سے بغض رکھی" (رواہ احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اور فرمایا: " جو شخص مجھ سے محبت رکھے، اس کو چاہئے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھے" (رواہ مسلم عن فاطمہ بنت قیس)

اور فرمایا: " ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے" (رواہ البخاری ومسلم عن انس بن مالک)

لہذا اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آلِ بیت، اور جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی، اہل علم و فضل، عبادت و ریاضت، سخاوت ، بھلائی اور احسان والوں سے محبت گویا نبی سے محبت کرنی ہے، اسی طرح نیک اعمال، کامل آداب اور حسن سلوک، یہ سب نبی کو محبوب تھیں، اس کے برعکس برے لوگوں اور برے کاموں سے نفرت کرنی ہے اور لوگوں کی اس تعلق سے تین درجے ہیں:

۱- جن سے محبت کرنی ہے اور نفرت منع ہے، اور وہ اہل ایمان، صلاح و تقوی والے ہیں۔

۲- جن سے بغض و نفرت کرنی ہے اور محبت منع ہے، وہ کفار و مشرکین اور منافقین ہیں۔

۳- جن سے محبت اور نفرت دونوں ہے، وہ مومنوں میں سے عصاۃ ہیں، ان سے ایمان، صلاح و راستبازی کی وجہ سے محبت ہے اور فسق و نافرمانی کی وجہ سے نفرت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول عظیم دعاؤں میں سے ہے (اللهم إني أسألك حبَك وحبّ من يحبُّك والعمل الذي يقرّبني إلى حبِك) (رَوَاهُ الترمذيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ) "اے اللہ، میں تجھ سے تیری محبت اور ان لوگوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی (توفیق مانگتا ہوں) جو مجھے تیری محبت کے قریب کرتا ہے"۔

۵- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مبالغہ آرائی سے بچنا اور نبی کو اس مقام سے اوپر نہ اٹھانا جو مقام اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو دیا ہے اور جس کسی سے یہ اصل مخفی رہے گا دعوہ محبت کے نام پر نبی کی ذات میں مبالغہ آرائی اور غلو میں اس کے قدم پھسل جائیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث میں اس تعلق سے سختی سے تنبیہ کی ہے، یحیٰی بن سعید سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم علی بن حسین کے ساتھ تھے کہ کوفیوں کی ایک جماعت آئی، علی علیہ السلام نے فرمایا: اے اہل عراق! ہم سے اسلام کی محبت سے محبت کرو، میں نے اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اے لوگو! مجھے میرے مقام سے نہ بڑھانا، کیونکہ اللہ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا"۔(أخرجه الحاكم(179 / 3)

ان کے اس قول پر ذرا غور کریں: "ہم سے اسلام کی محبت سے محبت کرو" یہ مفید و مقبول محبت ہے اور جہاں تک غلاۃ کی محبت کا تعلق ہے تو یہ وہ اسلامی محبت نہیں جس کا ہمیں قرآن و سنت میں حکم دیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اے ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سید اور ہمارے سید کے بیٹے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " لوگو! میرے متعلق وہی بات کرو جو آپس میں کرتے ہو اور شیطان تمہیں اپنی خواہشات کا آلہ کار نہ بنالے، میں محمد ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول، میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اس مرتبہ سے اونچا کرو جس مرتبہ پر اللہ تعالیٰ نے مجھے فائز کیا ہے"۔(السنن الکبری، ۱۰۰۰۶)

اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری تعریف میں ایسے حد سے نہ گزرو جیسے عیسائی لوگ عیسی ابن مریم علیہ السلام کی تعریف میں حد سے گزر گئے۔ میں تو محض ایک بندہ ہوں، اس لیے یوں کہو کی یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔(بخاری و مسلم)

٦- دین میں غلو، بدعات اور خواہشات کی پیروی سے دور رہنا: بدعتوں کے خلاف تنبیہ سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ بہت معروف ومشہور ہیں۔

کچھ لوگوں کا گمان اور خیال ہے کہ نبی سے محبت کے اظہار کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بدعتوں کے راستے پر چلیں، خواہشات کی پیروی کریں اور دین میں ان طقوس ورسومات اور اعمال ایجاد کریں جن کا قرآن وسنت سے کوئی ثبوت اور دلیل نہیں ہے اور ان بدعات و خرافات پر اس گمان میں عمل کرتے ہیں کہ یہ محبت کی علامت اور وفاداری کا ثبوت ہے۔

درحقیقت دین سے بیگانگی، انبیاء ومرسلین کے طریق کی عدم معرفت اور علم وآگہی سے دوری کی وجہ سے بعض مسلمانوں میں عجیب وغریب باتیں اور نت نئی بدعات رواج پالی ہیں، ان میں سے کچھ اس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے آپ کی یوم ولادت کو میلاد اور جشن کے دن کے طور پر رکھ لیا اور جس دن آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اسے احتفال کے طور پر اختیار کر لیا اور اسراء ومعراج کی رات کو ایک موسم مان لیا اور اسی طرح بقیہ ایام ہیں جن میں بدعیہ اور شرکیہ نظمیں، قصیدے، اور نعت ومنقبت پڑھنے کے لیے جمع ہوتے ہیں، اگرچہ ان کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرنا ہے اور یہ نیک نیت ہے تاہم نبی سے محبت کا اظہار صرف اس کی پیروی اور طریقہ پر قائم رہنے اور نقش قدم پر چلنے سے ہی حاصل ہوتی ہے، اسی وجہ سے اس طرح کی کوئی بھی نئی چیز صحابہ، تابعین یا ناموار ائمہ سے منقول نہیں ہے اس کے برخلاف ان سے ان واقعات اور بدعات کی مذمت اور ان کے خطرات بالکل واضح طور پر ان سے منقول ہیں۔

چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (إنما أنا متّبع ولست بمبتدع، فإن استقمت فتابعوني وإن زغت فقوموني). (رواه ابن سعد في الطبقات) "میں صرف اتباع کرنے والا ہوں اور میں مبتدع نہیں ہوں، اگر میں سیدھے راستے پر رہوں تو میری پیروی کرو اور اگر میں انحراف کروں تو میری اصلاح کرو"۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اتّبعوا ولا تبتدعوا فقد كُفيتم) (رواه الدّارمي) "اتباع وپیروی کرو اور بدعت ایجاد نہ کرو، اس لیے کہ تم کافی کر دیئے گئے ہو"۔

اور فرمایا: (الاقتصاد في السنة خير من الاجتهاد في البدعة) (رواه الحاكم في المستدرك) " سنت پر عمل کرنا بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے"۔

اور عثمان الازدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا (دخلت على ابن عباس رضي الله عنه فقلت له: أوصني، فقال: عليك بتقوى الله والاستقامة، اتبع ولا تبتدع) (رواه الدارمي) "میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا: مجھے چند نصیحت فرمائیے، آپ نے فرمایا: اللہ کا تقوی اختیار کرو اور استقامت اختیار کرو، پیروی کرو اور بدعت ایجاد نہ کرو" اور اس مسئلہ سے متعلق بہت سے اقوال ان سے وارد ہیں۔

جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق اور نبی کے متعلق امت کی ذمہ داری سے باخبر ہے وہ ان بدعات کی راہ نہیں اپنائے گا بلکہ نبی کے طریقے پر عمل کرے گا کیوں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق سے پوری طرح واقف تھے سب کے مقابلہ میں آپ کی محبت کو اول درجہ دیا اور اپنے ماں باپ آپ پر قربان کر دیا اور رسول کی نصرت کی خاطر اپنا وقت اور مال خرچ کیا اور نبی کی تعظیم وتوقیر کی، مکمل حقوق ادا کیا، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ نبی کی مرافقت وصحبت کے مستحق ہیں، متبع کتاب وسنت اور نبی کے طریقہ پر قائم ہیں؛ اس لیے کامیابی وکامرانی اسے ہی میسر ہوگی جو صحابہ کے نقش قدم پر چلے اور ان کے منہج کو اپنائے کیونکہ وہ امت محمدیہ میں سب سے سیدھے شاہراہ اور بہترین راستے پر ہیں اور سب سے زیادہ حق بات کرنے والے ہیں، اللہ ہمیں اور آپ کو ان کی مرافقت نصیب کرے اور ان کی پیروی کرنے اور ان کے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالے۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرلے جو نبی پر ایمان رکھتے اور اتباع وپیروی کرتے ہیں اور اس کی محبت میں مخلص اور سچے ہیں اور ہم کو نبی کی سنت پر زندہ رکھے اور اسی پر ہمیں موت دے اور روز قیامت نبی کے جھنڈے تلے جمع کرے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں نبی کی شفاعت عطا کرے ہماری خطاؤں اور لغزشوں کو معاف فرمادے، وہی دعاؤں کو سننے والا ہے ساری امیدیں اسی ذات واحد سے وابستہ ہیں اور وہی ہمارا حامی وناصر ہے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين.